اسلامی عقائد

متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن دامت برکاتہم

E-MARKAZ
YOUR ONLINE MADRASA

اسلامی عقائد

متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن دامت برکاتہم

E-MARKAZ
YOUR ONLINE MADRASA
emarkaz.org

حقوق طبع بحق ای مرکز eMarkaz محفوظ ہیں

نام کتاب	:	اسلامی عقائد
تالیف	:	متکلمِ اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
تاریخ اشاعت	:	ربیع الاول 1447ھ - ستمبر 2025ء
بار اشاعت	:	دوم
تعداد	:	1100
ناشر	:	مکتبہ دار الایمان

کتاب منگوانے کا پتہ

مکتبہ دار الایمان، مرکز اھل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا

0321- 6353540

www.emarkaz.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

پیشِ لفظ 6

شریعت کے اجزاء: 7

عقیدہ کی تعریف: 7

اللہ جلّ جلالُہ 8

تقدیر 12

انبیاء ورسل علیہم السلام 13

فرشتے 16

آسمانی کتابیں 18

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم 19

مشاجراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم 22

فسقِ یزید 23

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن 23

نبی کریم ﷺ کی اولاد 25

نبی کریم ﷺ کے داماد 25

نبی کریم ﷺ کے اَہلِ بیت 26

نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین 26

اولیاء اللہ 27

جِنّات 28

موت 28

قبر و برزخ 29

ایصالِ ثواب 31

قیامت کی علامات 32

1: ظہورِ مہدی 33

2: خروجِ دجال 34

3: نزولِ عیسیٰ علیہ السلام 34

4: یاجوج ماجوج 35

5: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا 36

6:دابۃ الارض کا نکلنا 36
7:دھواں کا نکلنا 36
8:ٹھنڈی ہوا کا چلنا 37
9:حبشہ کے کافروں کا بیت اللہ کو گرانا 37
10:آگ کا نکلنا 37
آخرت 38
حوضِ کوثر 40
جنت و جہنم 41
ایمان و کفر 42
گناہ 43
اجتہاد و تقلید 44
اقرار و انکار 45
دعا اور وسیلہ 45

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشِ لفظ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ، أَمَّا بَعْدُ!

"عقائد" دین کی بنیاد ہیں۔ ان کے بغیر دینِ اسلام کی عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔ اس لیے ایک مسلمان کے لیے اسلام کے عقائد سے واقف ہونا بے حد ضروری ہے۔

زیر نظر کتاب "اسلامی عقائد" میں ہم نے دین اسلام کے عقائد کو بیان کیا ہے۔ اپنی بساط کی حد تک کوشش کی ہے کہ اسلام کے تمام عقائد کو مختصر، عام فہم اور سہل انداز میں بیان کر دیا جائے تا کہ ہر فرد کے لیے ان کا سمجھنا آسان ہو۔ کتاب کا طرز یہ رکھا گیا ہے کہ مختلف عقائد کے بڑے عنوانات قائم کر کے ہر ایک کے نیچے اس عنوان سے متعلقہ عقائد کو نمبر وار ذکر کیا گیا ہے۔ یوں ذکر کردہ عقائد کی مجموعی تعداد 365 بنی ہے۔

"اسلامی عقائد" کو اگر توجہ سے پڑھا اور پڑھایا جائے تو امید ہے کہ یہ کتاب ہر عمر کے مرد و عورت کے لیے اسلام کے عقائد سمجھنے میں مفید اور مددگار ثابت ہو گی۔

اسلامی عقائد میں موجود عقائد اگر طلبہ وطالبات کو بطورِ متن یاد کروا دیے جائیں اوراس کے بعد عقائد کی تفصیلی کتب مثلاً "کتاب العقائد، العقیدۃ الحسنۃ، العقیدۃ النسفیۃ، العقیدۃ الطحاویۃ، الفقہ الاکبر" وغیرہ پڑھا دی جائیں تو یہ ترتیب ان شاء اللہ بہت نفع مند ثابت ہو گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلامی عقائد کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اور اس کتاب کو مرکز، ای مرکز کے اساتذہ، مرکز اور ای مرکز کے جملہ متعلقن اور خانقاہ حنفیہ کے مریدین و متعلقین کے لیے باعث نجات بنائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم وصلی اللہ علی النبی محمد والہ وصحبہ اجمعین۔

محتاجِ دعا

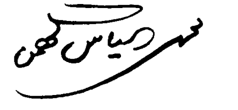

سرپرست مرکز اھل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

اِتوار؛12-ربیع الاول1447ھ،7- ستمبر2025ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شریعت کے اجزاء:

شریعت کے بنیادی اجزاء پانچ ہیں:

1: اعتقادات

2: عبادات

3: اخلاقیات

4: معاشرات

5: معاملات

ان میں سب سے اہم ترین اعتقادات یعنی عقائد ہیں۔

عقیدہ کی تعریف:

عقائد "عقیدہ" کی جمع ہے۔ ایسا نظریہ جس کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کی رضا اور ناراضگی، جنت اور جہنم کا فیصلہ ہو اسے "عقیدہ" کہتے ہیں۔

فائدہ نمبر 1:

صحیح عقائد کو "اسلامی عقائد" کہتے ہیں۔

فائدہ نمبر 2:

صحیح عقیدہ پر اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کا فیصلہ ہوتا ہے جبکہ باطل اور فاسد عقیدہ پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور جہنم کا فیصلہ ہوتا ہے۔

اللہ جلَّ جلالُہ

[1]: اللہ تعالیٰ اپنی ذات، صفات اور اسماء میں یکتا(1) ہے۔

[2]: اللہ تعالیٰ نہ تو کسی کا والد ہے، نہ کسی کی اولاد ہے۔

[3]: اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے۔

[4]: اللہ تعالیٰ جہت(2) سے پاک ہے۔

[5]: اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہے۔

[6]: اللہ تعالیٰ زمان سے پاک ہے۔

[7]: اللہ تعالیٰ کیفیت سے پاک ہے۔

[8]: اللہ تعالیٰ مُستَوِی علی العرش کَمَا یَلِیْقُ بِشَاْنِہٖ ہے۔

[9]: اللہ تعالیٰ کا علم اور قدرت ہر چیز کو محیط(3) ہے۔

[10]: اللہ تعالیٰ کی ذات ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔

[11]: اللہ تعالیٰ کی صفات ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔

[12]: اللہ تعالیٰ جسم اور جسم کے اعضاء(4) سے پاک ہے۔

[13]: اللہ تعالیٰ حرکت اور سکون سے پاک ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کو مُتَحَرِّک(5) یا ساکن(6) نہیں کہہ سکتے۔

---

(1) اکیلا، لاشریک

(2) سمت، جانب

(3) گھیرنے والے

(4) جسم کے مختلف حصے ہاتھ پاؤں، آنکھ وغیرہ

(5) جگہ بدلنے والا

(6) ایک جگہ ٹھہرنے والا

[14]: اللہ تعالیٰ صورت اور رنگ سے پاک ہے۔

[15]: اللہ تعالیٰ مخلوق کی مشابہت سے پاک ہے۔

[16]: اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں اور کائنات کا ہر ہر ذرہ اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے۔

[17]: اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا خالق ہے۔

[18]: اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا مالک ہے یعنی کائنات کے ذرے ذرے پر اللہ تعالیٰ کو مکمل اختیار حاصل ہے۔

[19]: اللہ تعالیٰ انسان کے افعال واعمال کا خالق (7) ہے جبکہ انسان اپنے اعمال کا؛ کاسب (8) ہے۔

[20]: اللہ تعالیٰ کائنات کو وجود دینے والا ہے یعنی یہ کائنات خود بخود وجود میں نہیں آئی بلکہ اس کو بنانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

[21]: اللہ تعالیٰ کے ارادے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بن سکتی۔

[22]: اللہ تعالیٰ کی ہر بات، ہر خبر سچی ہوتی ہے۔

[23]: اللہ تعالیٰ اپنے فیصلوں کے تبدیل کرنے پر قادر ہے لیکن تبدیل نہیں کرتا۔

[24]: اللہ تعالیٰ ہر کسی سے پوچھ سکتا ہے، اللہ تعالیٰ سے کوئی نہیں پوچھ سکتا۔

[25]: اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے۔

[26]: اللہ تعالیٰ جو چیز بھی پیدا کرتا ہے اپنے فائدہ کے لیے نہیں بلکہ مخلوق کے فائدہ کے لیے پیدا کرتا ہے۔

[27]: اللہ تعالیٰ جب کسی کو بیماری یا موت دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو نقصان یا بدلہ کا ڈر نہیں ہوتا۔

[28]: اللہ تعالیٰ کا علم کامل (9) ہے۔ اس دنیا میں جو کچھ ہو چکا ہے، جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ ہو گا وہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔

---

(7) پیدا کرنے والے

(8) سرانجام دینے والا

(9) پورا، بے عیب

[29]: اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے[10] جو چیزیں ہمیں نظر آتی ہیں اللہ تعالیٰ وہ بھی جانتا ہے اور جو نظر نہیں آتیں اللہ تعالیٰ وہ بھی جانتا ہے۔

[30]: اللہ تعالیٰ کا نیک اعمال پر اجر و ثواب دینا ''کرم'' ہے، گناہ پر سزا دینا ''عدل'' ہے اور گناہ گار کو معاف کرنا ''فضل اور احسان'' ہے۔

[31]: اللہ تعالیٰ ہی عبادات کا مستحق ہے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود بننے کا مستحق نہیں۔

[32]: اللہ تعالیٰ کے بہت سارے اسمائے حسنیٰ ہیں جن میں سے ننانوے مشہور ہیں:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْكَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ الْوَكِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِی الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیُ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِی الْمُتَعَالِ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُّ الْمَانِعُ الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِی الْبَدِیْعُ الْبَاقِی الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ.

[33]: اللہ تعالیٰ کے یہ ننانوے نام زبانی یاد کرنے والا قیامت کے دن جنت میں جائے گا۔

[34]: اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگی جائے یعنی جو کام انسان کے اختیار میں نہیں ان میں صرف اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگی جائے۔

---

(10) مخلوق سے چھپی ہوئی چیزوں، دلوں کے راز جاننے والا

[35]: اللہ تعالیٰ ہی نذر (منت[11]) کا مستحق ہے۔

[36]: اللہ تعالیٰ کے نام پر ہی نیاز[12] اور صدقہ ہوتا ہے۔

[37]: اللہ تعالیٰ ہی مسجود[13] ہے۔

[38]: اللہ تعالیٰ ہی حاجت روا[14] ہے۔

[39]: اللہ تعالیٰ ہی مشکل کشا[15] ہے۔

[40]: اللہ تعالیٰ ہی مختارِ کل[16] ہے۔

[41]: اللہ تعالیٰ ہی قادر مطلق[17] ہے۔

[42]: اللہ تعالیٰ کو خدا کہنا ایسے ہی جائز ہے جیسے "رحمٰن" کو مہربان کہنا اور "رب" کو پروردگار کہنا۔

[43]: اللہ تعالیٰ کی ذات بے مثال ہے یعنی کسی کی ذات اللہ تعالیٰ کی ذات جیسی نہیں۔

[44]: اللہ تعالیٰ کی صفات بے مثال ہیں یعنی کسی کی صفات اللہ تعالیٰ کی صفات جیسی نہیں۔

[45]: اللہ تعالیٰ نیند اور اونگھ سے پاک ہے۔

[46]: اللہ تعالیٰ ہر وقت ہر کسی کی ہر پکار کو سنتا ہے۔

[47]: اللہ تعالیٰ ہر وقت ہر کسی کو دیکھتا ہے۔

---

(11) اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے اوپر کوئی عبادت لازم کرنا

(12) اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی کو کوئی چیز دینا

(13) سجدہ کے لائق

(14) ضرورتیں پورے کرنے والا

(15) مشکل دور کرنے والا

(16) ہر چیز پر مکمل اختیار رکھنے والا

(17) ہر چیز پر مکمل طاقت رکھنے والا

[48]: اللہ تعالیٰ ہی اولاد دینے والا ہے۔ چاہے تو بیٹی دے، چاہے تو بیٹا دے، چاہے تو بیٹا اور بیٹی دونوں دے اور چاہے تو کچھ بھی نہ دے۔

[49]: اللہ تعالیٰ ہی شفا دینے والا ہے۔

[50]: اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز ضروری اور لازم نہیں۔

تقدیر

[51]: تقدیر؛ علمِ الٰہی اور امرِ الٰہی کے مجموعے کا نام ہے۔

علمِ الٰہی: اس عالم میں جو کچھ ہو رہا ہے یا جو کچھ ہو گا اس کے ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کا اسے جاننا "علم الٰہی" کہلاتا ہے۔

امرِ الٰہی: بندہ جب اپنے اختیار سے کوئی کام کرنا چاہے تو کام کرنے سے متعلق اللہ تعالیٰ کا اسباب، قوت اور طاقت دینا اور بندہ اپنے اختیار سے کام کرے گا یہ لکھ دینا "امر الٰہی" کہلاتا ہے۔

[52]: تقدیرِ خیر: اللہ تعالیٰ کے جو فیصلے بندہ کے نفس، خواہش اور مزاج کے موافق ہوں ان کو "تقدیرِ خیر" کہتے ہیں۔

تقدیرِ شر: اللہ تعالیٰ کے جو فیصلے بندہ کے نفس، خواہش اور مزاج کے خلاف ہوں انہیں "تقدیرِ شر" کہتے ہیں۔ (18)

[53]: تقدیرِ مُبرَم: وہ تقدیر کہ جس میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ جو بات اللہ تعالیٰ نے لوحِ محفوظ میں لکھی ہوئی ہے وہ ہو کر رہتی ہے۔

تقدیرِ مُعلَّق: وہ تقدیر کہ جس میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ مثلاً تقدیر میں لکھا ہو کہ اگر فلاں شخص نے صدقہ دیا تو اس کو مرض سے شفا ملے گی، صدقہ نہ دیا تو شفا نہیں ملے گی۔ (19)

---

(18) تقدیر کی یہ اقسام مخلوق کے اعتبار سے ہیں، اللہ تعالیٰ کے سارے فیصلے اپنی ذات کے اعتبار سے خیر ہی ہوتے ہیں۔

(19) تقدیر کی یہ تقسیم مخلوق کے اعتبار سے ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں تقدیر؛ مبرم ہی ہے۔

انبیاء ورسل علیہم السلام

[54]: نبی؛اس انسان کامل کو کہتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئے۔

[55]: نبی؛انسان ہوتا ہے اور مرد ہوتا ہے۔ فرشتہ، جن یا عورت نبی نہیں ہوتے۔

[56]: نبی؛اللہ کی عطا سے بنتا ہے، اپنے کسب سے نہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو بھی نبوت عطا فرمائی اپنے کرم سے عطا فرمائی، کوئی شخص اپنی محنت اور عبادت سے نبی نہیں بن سکا۔

[57]: نبی معصوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نبی کو ہر قسم کے چھوٹے اور بڑے گناہ سے بچاتے ہیں۔

[58]: نبی کی اطاعت کرنا امت پر فرض ہے۔

[59]: رسول؛ مستقل شریعت لے کر آنے والے نبی کو کہتے ہیں۔

[60]: نبی اور رسول کا اللہ تعالیٰ کا پیغام مخلوق تک پہنچانے کے لیے اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے کا طریقہ سمجھانے کے لیے ہونا ضروری ہے۔

[61]: نبی سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور نبی سب سے آخری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

[62]: نبی کی حدیث مبارک حجت اور دلیل شرعی ہے۔

[63]: نبی کو نبوت دینے کے بعد اللہ تعالیٰ نبوت واپس نہیں لیتے۔

[64]: نبی کا مقام ومرتبہ پوری امت سے زیادہ ہوتا ہے۔

[65]: نبی کے سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

[66]: نبی کا خواب ہمیشہ سچا اور وحی ہوتا ہے۔

[67]: نبی کے جسم مبارک کا سایہ ہوتا تھا۔

[68]: نبی کے معجِزات[20] برحق[21] ہوتے ہیں۔

---

(20) خلاف عادت ایسی چیز جس کی مثال لانے سے مخلوق عاجز ہو

(21) سچے اور یقینی

[69]: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا علمی معجزہ قرآن کریم ہے۔

[70]: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا عملی معجزہ معراج ہے۔

[71]: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بشر اور صفت نور ہے۔

[72]: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اولین وآخرین کے سردار ہیں۔

[73]: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہیں۔

[74]: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے امام ہیں۔

[75]: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مکان، جہان اور زمان کے نبی ہیں۔

[76]: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکان، زمان اور مقام ہر اعتبار سے آخری نبی ہیں۔

[77]: نبی پر دنیا میں موت آتی ہے۔

[78]: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا انتقال ہو چکا ہے۔

[79]: نبی جس جگہ فوت ہو اسی جگہ تدفین ہوتی ہے۔

[80]: نبی کے جسم مبارک کو زمین کی مٹی نہیں کھاسکتی۔

[81]: نبی دنیوی وفات کے بعد اپنی زمینی قبر مبارک میں زندہ ہوتا ہے۔

[82]: نبی وفات کے بعد اپنی قبر میں نماز پڑھتا ہے۔

[83]: نبی کے انتقال کے بعد نبی کا مال وراثت میں تقسیم نہیں ہوتا۔

[84]: نبی کی وراثت علم ہوتا ہے۔

[85]: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس[22] کی نیت سے سفر کرنا باعثِ[23] اجر وثواب ہے۔

[86]: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر پڑھا جانے والا صلوٰۃ وسلام اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی

---

(22) پاکیزہ

(23) ذریعہ، وجہ

اللہ علیہ وسلم کو سنوا دیتے ہیں۔

[87]: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر سے دور پڑھا جانے والا صلوٰۃ وسلام اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیتے ہیں۔

[88]: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کے اعمال اجمالاً(24) پیش ہوتے ہیں۔

[89]: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کے پاس حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کی درخواست کرنا جائز ہے۔

[90]: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کے ساتھ ملا ہوا زمین کا حصہ: کعبہ، کرسی اور عرش سے افضل ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

(24) مختصر، خلاصہ

فرشتے

[91]: فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں۔

[92]: فرشتوں کا وجود برحق [25] ہے۔

[93]: فرشتے عام طور پر انسانی نظروں سے غائب رہتے ہیں۔

[94]: فرشتے نہ تو مرد ہیں اور نہ ہی عورت ہیں۔

[95]: فرشتوں میں شادی کا سلسلہ نہیں ہوتا۔

[96]: فرشتوں کی اولاد نہیں ہوتی۔

[97]: فرشتے نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔

[98]: فرشتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی مختلف عبادات [26] اور مختلف تسبیحات [27] میں مشغول رہتے ہیں۔

[99]: فرشتے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔

[100]: فرشتوں میں سے جس کے ذمہ جو کام ہے وہ اسی کام میں مصروف رہتا ہے۔

[101]: فرشتوں میں کچھ کے ذمہ انسانوں کے اعمال لکھنا ہے۔

[102]: فرشتوں میں کچھ کے ذمہ انسانوں کی حفاظت کرنا ہے۔

[103]: فرشتوں میں کچھ جنت کے نگران ہیں۔ ان کے سردار کا نام "رضوان" ہے۔

[104]: فرشتوں میں کچھ دوزخ کے نگران ہیں۔ ان کے سردار کا نام "مالک" ہے۔

[105]: فرشتوں میں کچھ کے ذمہ مخلوق کی اَرواح نکالنا ہے۔ ان کے سردار ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام ہیں۔

---

(25) یقینی دلیل سے ثابت ہے

(26) رکوع، سجدہ وغیرہ

(27) سبحان اللہ، الحمدللہ وغیرہ

[106]: فرشتوں میں سے مشہور اور مقرَّب[28] چار ہیں:

1. حضرت جبرائیل علیہ السلام۔
2. حضرت میکائیل علیہ السلام۔
3. حضرت اسرافیل علیہ السلام۔
4. حضرت عزرائیل علیہ السلام۔

[107]: ان چار فرشتوں کے سردار حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں۔

[108]: حضرت جبرائیل علیہ السلام انبیاء کرام علیہم السلام پر وحی لاتے تھے

حضرت میکائیل علیہ السلام ہوا چلاتے ہیں

حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کے دن صور پھونکیں گے

حضرت عزرائیل علیہ السلام ارواح قبض کرتے ہیں۔

[109]: فرشتوں میں چار کے ذمہ اللہ تعالیٰ کا عرش اٹھانا ہے اور قیامت کے دن عرش اٹھانے والے فرشتے آٹھ ہوں گے۔ ان کو "حاملین عرش" کہا جاتا ہے۔

[110]: فرشتوں کا مقام انبیاء کرام علیہم السلام سے کم ہے۔

[111]: فرشتوں میں سے مقرب فرشتے؛ دوسرے عام فرشتوں اور اولیاء، صلحاء سے افضل ہیں۔

[112]: فرشتوں میں عام فرشتوں سے اولیاء، صلحاء افضل ہیں۔

[113]: فرشتوں میں سے عام فرشتے عام انسانوں سے افضل ہیں۔

---

(28) خاص مقام والے

آسمانی کتابیں

[114]: آسمانی کتابیں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہیں۔

[115]: آسمانی کتابیں سب کی سب برحق (29) ہیں۔

[116]: آسمانی کتابوں کی تعداد چار ہے۔

[117]: آسمانی کتاب تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر

زبور؛ حضرت داؤد علیہ السلام پر

انجیل؛ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر

اور قرآن کریم؛ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

[118]: آسمانی چار کتابوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے سو صحیفے اور بھی نازل فرمائے۔

[119]: آسمانی صحائف میں سے پچاس حضرت شیث علیہ السلام پر

تیس حضرت ادریس علیہ السلام پر

دس حضرت ابراہیم علیہ السلام پر

اور دس حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمائے۔

[120]: آسمانی کتابوں میں سے "تورات، زبور، انجیل اور تمام صحیفے" منسوخ (30) ہو چکے ہیں۔

[121]: آسمانی کتابوں میں سوائے قرآن کریم لوگوں نے تحریف اور تبدیلی کر دی ہے۔

[122]: قرآن کریم کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف سچا ہے۔

[123]: قرآن کریم کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف محفوظ اور تحریف سے پاک ہے۔

---

(29) سچی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ

(30) ان کے احکام پر عمل کرنے کی مدت ختم ہو چکی

[124]: قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

[125]: قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

[126]: قرآن کریم مخلوق نہیں ہے۔

[127]: قرآن کریم ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

[128]: قرآن کریم کی دس قراء تیں متواتر اور مشہور ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

[129]: صحابہ "صحابی" کی جمع ہے۔ صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جو مومن ہو، ایمان کی حالت میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہو اور ایمان کی حالت میں ہی اس کی وفات ہوئی ہو۔

[130]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پکے سچے مومن ہیں۔

[131]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عادل (31) ہیں۔

[132]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حجت (32) ہیں۔

[133]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم محفوظ ہیں یعنی اگر ان میں سے کسی سے گناہ ہو بھی گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر کے ان کے گناہ کو معاف فرما دیا ہے۔

[134]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مامون ہیں یعنی قیامت کے دن وہ ہر قسم کے عذاب سے مطمئن اور بے خوف ہوں گے۔

[135]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآنی شخصیات ہیں تاریخی نہیں۔

[136]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآنی اعزازات کا اولین مصداق ہیں۔

---

(31) نیک وکار

(32) ان کا قول و عمل دین میں دلیل بنتا ہے

[137]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احکام شریعت پر امت میں سب سے پہلے عمل کرنے والے ہیں۔

[138]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین کرنا حرام اور غضبِ الٰہی کو دعوت دینا ہے۔

[139]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تمام کے تمام جنتی ہیں۔

[140]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آخرت کے عذاب سے نجات پانے والے ہیں۔

[141]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایمان اور اعمال کے لیے معیارِ حق ہیں۔یعنی عقیدۂ صحیح اور عملِ صالح وہی معتبر ومقبول ہوگا جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقیدہ اور عمل کے مطابق ہو۔

[142]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تنقید سے بالاتر ہیں یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کسی قول اور فعل پر تنقید کرنا، منفی تبصرہ کرنا جائز نہیں۔

[143]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم "نجومِ ہدایت "یعنی آسمانِ ہدایت کے روشن ستارے ہیں۔

[144]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد امت کے سب سے بہترین اور افضل ترین لوگ ہیں۔

[145]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد آنے والے علماء، فقہاء، حفاظ، قراء، شہداء اور اولیاء سب مل کر بھی کسی صحابی کے مقام کو نہیں پہنچ سکتے۔

[146]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب کسی بات پر متفق ہو جائیں تو ان کا اجماع؛ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی طرح معصوم ہوتا ہے۔

[147]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ محبت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور ہدایت کی علامت ہے۔

[148]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض[33] یا عداوت[34]؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض اور

(33) نفرت

(34) دشمنی

عداوت کی علامت ہے۔

[149]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے پہلے خلیفہ راشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

دوسرے خلیفہ راشد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

تیسرے خلیفہ راشد حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

چوتھے خلیفہ راشد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان چاروں کو "خلفائے راشدین" کہتے ہیں۔

[150]: حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی سنت پر عمل کرنا ضروری ہے۔

[151]: خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی خلافت کو "خلافتِ راشدہ" کہتے ہیں،

حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کو "خلافتِ عادلہ" کہتے ہیں۔

[152]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بڑھاپے میں فوت ہونے والے جنتیوں کے سردار ہیں۔

[153]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

[154]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں فضیلت کی ترتیب یہ ہے:

1: خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم علیٰ ترتیب الخلافۃ۔

2: عَشرہ مُبَشَّرَہ رضی اللہ عنہم۔

3: اصحابِ بدر رضی اللہ عنہم۔

4: اصحابِ احد رضی اللہ عنہم

5: اصحابِ بیعت رضوان رضی اللہ عنہم۔

6: شرکائے فتح مکہ رضی اللہ عنہم۔

7: وہ صحابہ رضی اللہ عنہم جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے۔

[155]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے وہ دس صحابہ جن کا نام لے کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں جنت کی خوش خبری دی انہیں "عشرہ مبشرہ" کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں:

حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان ذو النورین، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن زید، حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم۔

[156]: مردوں میں پہلے صحابی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

[157]: خواتین میں پہلی صحابیہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

[158]: بچوں میں پہلے صحابی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

[159]: غلاموں میں پہلے صحابی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

مشاجراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم

[160]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی اختلافات کو "مشاجراتِ صحابہ" کہتے ہیں۔

[161]: مشاجرات؛ مشاجرہ کی جمع ہے۔ "مشاجرہ" کا معنی ہوتا ہے ایک ہی درخت کی ٹہنیوں کا ہوا کی وجہ سے آپس میں ٹکرانا۔

[162]: مشاجراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا معنیٰ یہ ہے کہ فریقین ایک ہی ایمان والے درخت کی شاخیں ہیں۔ آزمائشوں اور خارجی سازشوں جیسی ناموافق ہواؤں کی وجہ سے آپس میں ٹہنیوں کی طرح ٹکرا بھی گئے مگر کوئی بھی فریق شجرۂ ایمان سے جدا نہیں ہوا۔

[163]: مشاجراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی وجہ سے فریقین میں سے کوئی ایک ایمان سے خارج ہوا نہ فاسق۔

[164]: مشاجراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں فریقین میں سے کسی ایک کا بھی مقام و مرتبہ کم نہیں ہوا۔

[165]: مشاجراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں فریقین جنتی ہیں۔

[166]: مشاجراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں فریقین کا اختلاف حق و باطل کا اختلاف نہیں تھا۔

[167]: مشاجراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں فریقین میں سے ہر ایک مجتہد ہے، اور اپنے اجتہاد کی بنیاد پر اجر کا مستحق ہو گا۔

[168]: مشاجراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں فریقین میں سے ایک فریق کا اجتہاد صواب اور دوسرے فریق کا اجتہاد خطاء ہے۔

[169]: مشاجراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں فریقین میں سے خلیفہ راشد حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ مجتہد مصیب اور ان کے مقابلے میں آنے والے لوگ مجتہد مخطی تھے۔

[170]: مشاجراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں فریقین میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ مجتہد مصیب ہونے کی وجہ سے دو؛اجر اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مجتہد مخطی ہونے کی وجہ سے ایک اجر کے مستحق ہیں۔

[171]: مشاجراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں فریقین میں سے کسی ایک پر طعن و تشنیع جائز نہیں۔

فسقِ یزید

[172]: یزید فاسق وفاجر تھا۔

[173]: یزید نے مدینہ منورہ پر چڑھائی کرا کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو شہید کرایا۔

[174]: یزید نمازوں میں سستی کرتا تھا۔

[175]: یزید شراب پیتا تھا۔

[176]: یزید کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وجہ سے صالح نہیں کہہ سکتے۔

[177]: یزید کے فسق وفجور کی وجہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر تنقید نہیں کر سکتے۔

[178]: حضرت حسین رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور یزید باطل پر تھا۔

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن

[179]: ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن؛ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے والی خواتین کو کہتے ہیں۔

[180]: ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن؛ اللہ تعالیٰ کا انتخاب ہیں۔

[181]: ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن؛ ایمان والے مردوں اور عورتوں کی مائیں ہیں۔

[182]: ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی تعداد گیارہ ہے۔

ان کے نام سنِ وفات کے اعتبار سے یہ ہیں:

1. سیدہ خدیجۃ الکبری بنت خویلد رضی اللہ عنہا(ت 10 نبوی)۔
2. سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا(ت 4ھ)۔
3. سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا(ت 20ھ)۔
4. سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا(ت 23ھ)۔
5. سیدہ ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہما(ت 44ھ)۔
6. سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما(ت 45ھ)۔
7. سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا(ت 50ھ)۔
8. سیدہ صفیہ بنت حُیی رضی اللہ عنہا(ت 50ھ)۔
9. سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا(ت 51ھ)۔
10. سیدہ عائشہ صدیقہ بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما(ت 58ھ)۔
11. سیدہ ام سلمہ ہند بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا(ت 59ھ)۔

[183]: ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا؛ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں انتقال کر گئی تھیں۔

[184]: ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں بیک وقت 9 ازواج رہی ہیں۔

[185]: ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن پاک دامن تھیں۔

[186]: ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اہل بیت کا اولین، کامل ترین فرد ہیں۔

[187]: ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عدتِ وفات نہیں۔

[188]: ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی امتی کا نکاح جائز نہیں۔

نبی کریم ﷺ کی اولاد

[189]: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹے عطا فرمائے جن کے نام یہ ہیں:

1: حضرت قاسم رضی اللہ عنہ؛ ان کی وفات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلانِ نبوت سے تقریباً دس سال پہلے ہوئی۔

2: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ؛ انہیں طیب و طاہر بھی کہتے ہیں۔ ان کی وفات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلانِ نبوت کے تقریباً پانچ سال بعد ہوئی۔

3: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ؛ ان کی وفات سن 10 ہجری میں ہوئی۔

[190]: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹیاں عطا فرمائیں جن کے نام یہ ہیں:

1: حضرت زَیْنَبْ رضی اللہ عنہا؛ ان کی وفات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سن 8 ہجری میں ہوئی۔

2: حضرت رُقَیَّہ رضی اللہ عنہا؛ ان کی وفات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سن 2 ہجری میں ہوئی۔

3: حضرت اُمِّ کُلْثُوم رضی اللہ عنہا؛ ان کی وفات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سن 9 ہجری میں ہوئی۔

4: حضرت فَاطِمَہ رضی اللہ عنہا؛ ان کی وفات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے چھ ماہ بعد سن 11 ہجری میں ہوئی۔

نبی کریم ﷺ کے داماد

[191]: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین داماد تھے:

1: حضرت ابو العاص لَقِیط بن اَلرَّبِیْع رضی اللہ عنہ (ت 12ھ) جن سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوا۔

2: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (ت 35ھ) جن سے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور ان کی وفات کے بعد حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوا۔

3: حضرت علی رضی اللہ عنہ (ت 40ھ) جن سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوا۔

نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے اَہلِ بیت

[192]: اہلِ بیت رضی اللہ عنہم سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں، اولاد، داماد اور بیٹیوں کی اولاد ہے۔

[193]: اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کو ایمان اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ داری کی وجہ سے دوہری عظمت حاصل ہے۔

[194]: اہلِ بیت رضی اللہ عنہم سے محبت ایمان کی علامت ہے اور اہل بیت سے بغض نِفاق [35] کی علامت ہے۔

[195]: اہلِ بیت رضی اللہ عنہم حجت [36] ہیں۔

[196]: اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کا احترام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت کی وجہ سے امت پر فرض ہے۔

[197]: اہلِ بیت رضی اللہ عنہم میں سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ چوتھے خلیفہ راشد ہیں۔

[198]: اہلِ بیت رضی اللہ عنہم میں سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ شہر علم کا دروازہ ہیں۔

[199]: اہلِ بیت رضی اللہ عنہم میں سے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ جوانی میں فوت ہونے والے جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

[200]: اہلِ بیت میں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی خواتین کی سردار ہیں۔

[201]: اہلِ بیت میں سے کسی ایک کی محبت میں غلو [37] کرنا درست نہیں۔

نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے والدین کریمین

[202]: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا اسمِ گرامی حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ تھا۔

[203]: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا اسمِ گرامی حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا تھا۔

---

(35) منافق ہونے

(36) ان کے قول اور فعل کو بطور دلیل پیش کیا جا سکتا ہے۔

(37) حد سے گزرنا، بہت زیادہ مبالغہ کرنا

[204]: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کا خاتمہ فطرتِ اسلام پر ہوا[38]۔

اولیاء اللہ

[205]: اولیاء اللہ صحیح العقیدہ متبع سنت لوگوں کو کہا جاتا ہے۔

[206]: اولیاء اللہ کی ولایت دو قسم کی ہیں:

1: ولایتِ عامہ: جو ہر مسلمان کو محض ایمان سے حاصل ہو جاتی ہے۔

2: ولایتِ خاصہ: جو تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے۔

[207]: اولیاء اللہ کی کرامات[39] برحق ہیں۔

[208]: اولیاء اللہ کی کرامات اولیاء کے اختیار میں نہیں ہوتیں۔

[209]: اولیاء اللہ میں سے ہر ولی کے لیے کرامت کا ظہور ضروری نہیں۔

[210]: اپنی اصلاح کے لیے اولیاء اللہ کے ساتھ مضبوط تعلق رکھنا چاہیے۔

[211]: اولیاء اللہ کی تحقیر[40] و تذلیل[41] جائز نہیں۔

[212]: اولیاء اللہ سے محبت اللہ تعالیٰ سے محبت کی علامت ہے۔

[213]: اولیاء اللہ سے دشمنی کرنا اللہ تعالیٰ سے اعلانِ جنگ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

---

(38) یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین شرک نہیں کرتے تھے

(39) خلاف عادت چیزوں کا ظہور

(40) توہین، بے ادبی

(41) بے عزتی کرنا

جِنَّات

[214]:جنات اللہ تعالیٰ کی ناری مخلوق ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے پیدا کیا ہے۔

[215]:جنات میں پہلے جن کا نام جانّ (نون مشدد) ہے۔

[216]:جنات میں اچھے بھی ہیں اور برے بھی ہیں۔

[217]:جنات شریعت کے احکامات کے پابند ہیں۔

[218]:جنات کو مرنے کے بعد ثواب وعذاب ہو گا۔

[219]:جنات میں سرکش جنات کو "شیاطین الجن" کہتے ہیں۔

[220]:جنات عام طور پر نظر نہیں آتے۔

[221]:جنات میں سب سے زیادہ مشہور ابلیس لعین ہے۔

[222]:سرکش جنات کا انسانوں کے دل میں وسوسہ (42) ڈالنا ثابت ہے۔

[223]:سرکش جنات کا انسانوں کو نقصان پہنچانا ثابت ہے۔

موت

[224]:موت دنیا کی زندگی مکمل ہونے کو کہتے ہیں۔

[225]:موت برحق ہے۔

[226]:موت کا وقت متعین ہے۔

[227]:موت کا علم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں۔

[228]:موت کے آثار آنے تک توبہ قبول ہوتی ہے۔

[229]:موت کے بعد جزا اور سزا کے لیے خاتمہ کا اعتبار ہے، اگر خاتمہ اچھا ہوا تو ثواب ہو گا اور اگر خاتمہ برا ہوا تو

---

(42) برا خیال

عذاب ہو گا۔

[230]: موت کے وقت فرشتے روح قبض[43] کر لیتے ہیں۔

[231]: موت کے وقت عام طور پر نیک لوگوں کے ساتھ آسانی والا معاملہ جبکہ بدکاروں کے ساتھ سختی والا معاملہ کیا جاتا ہے۔

[232]: موت کے وقت پریشانی ہمیشہ گناہ کی وجہ سے نہیں ہوتی۔

[233]: موت کے ساتھ انسان کا نامہ اعمال بند ہو جاتا ہے؛ البتہ عالم کو علم، والدین کو نیک اولاد اور عام مسلمانوں کو صدقہ جاریہ وغیرہ کی وجہ سے موت کے بعد بھی اجر ملتا رہتا ہے۔

[234]: موت کے بعد حشر تک کی زندگی کو "برزخ" کی زندگی کہتے ہیں۔

[235]: موت؛ فوت ہونے والے انسان کے لئے چھوٹی قیامت کہلاتی ہے۔

[236]: موت کے بعد میت چارپائی پر کلام کرتی ہے۔

[237]: موت کے بعد مسلمان کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی خواہ وہ نیک ہو یا فاسق۔

[238]: موت کے بعد کسی بھی کافر کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔

[239]: موت کے بعد میت کے ورثاء سے تعزیت کرنی چاہیے۔

قبر و برزخ

[240]: قبر؛ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں میت کا جسم یا جسم کے اجزاء ہوں۔

[241]: قبر؛ عموماً اس گڑھے کو کہتے ہیں جس میں میت کو دفنایا جاتا ہے۔

[242]: برزخ؛ سجین[44] سے لے کر علیین[45] تک مکان اور وفات سے لے کر حشر تک زمان کے مجموعے کو کہتے

---

(43) روح نکالنا، یا سمیٹ لینا

(44) ساتویں زمین کے نیچے وہ جگہ جہاں نافرمانوں کی روحیں رہتی ہیں

(45) ساتویں آسمان سے اوپر وہ جگہ جہاں فرمانبرداروں کی روحیں رہتی ہیں

ہیں۔

[243]: قبر؛جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

[244]: قبر اور برزخ میں میت کے جسم سے روح کا اتنا تعلق قائم کر دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے اسے ایک قسم کی زندگی ملتی ہے۔

[245]: قبر اور برزخ میں ملنے والی زندگی آنکھ، کان اور ہاتھ سے محسوس نہیں ہوتی۔

[246]: قبر میں دو فرشتے میت سے تین سوالات کرتے ہیں:

- تیرا رب کون ہے؟
- تیرا نبی کون ہے؟
- تیرا دین کیا ہے؟

[247]: قبر میں سوال وجواب امتی سے ہوتے ہیں، نبی اور رسول سے نہیں۔

[248]: قبر میں سوال کرنے والے ایک فرشتے کا نام مُنکَر اور دوسرے کا نام نکیُر ہے۔

[249]: قبر میں مومن ان تینوں سوالات کے جوابات دے دیتا ہے جبکہ کافر جوابات نہیں دے پاتا۔

[250]: قبر میں سوال وجواب میں کامیابی کے بعد مومن کو آرام و سکون، جنت کا لباس اور جنت کا بستر ملتا ہے۔ جنت کی خوشبو اور ٹھنڈی ہوا اس کی قبر میں پہنچتی رہتی ہے۔

[251]: قبر میں سوال وجواب میں ناکامی کے بعد کافر کو عذاب، جہنم کا لباس اور جہنم کا بستر ملتا ہے۔ جہنم کی تپش اور دھواں اس کی قبر میں آتا رہتا ہے۔

[252]: قبر میں ثواب وعذاب اجمالاً(46) ہوتا ہے۔

[253]: قبر میں ثواب عرضِ جنت(47) کی صورت میں ہوتا ہے۔

(46) عذاب کا تھوڑا سا حصہ قبر میں ہوتا ہے باقی قیامت کے دن ہو گا

(47) جنت پیش کی جاتی ہے

[254]: قبر میں عذاب عرضِ نار کی صورت میں ہوتا ہے۔

[255]: قبر کے عذاب کو انسان اور جنات کے علاوہ ہر ذی روح مخلوق سنتی ہے۔

[256]: قبر و برزخ میں مومن راحت اور لذت جبکہ کافر تکلیف اور دکھ محسوس کرتا ہے۔

[257]: قبر میں میت دفن کر کے جانے والوں کی جوتیوں کی آواز سنتی ہے۔

[258]: قبر میں میت سلام کرنے والوں کا سلام سن کر جواب دیتی ہے۔

ایصالِ ثواب

[259]: ایصالِ ثواب کا معنیٰ ہے؛ نیک عمل کر کے اجر کسی اور کو دینا۔

[260]: ایصالِ ثواب کوئی بھی مسلمان دوسرے مسلمان کو کر سکتا ہے۔

[261]: ایصالِ ثواب زندہ اور میت دونوں کو کرنا جائز ہے۔

[262]: ایصالِ ثواب بدنی اور مالی تمام نفلی عبادات کا کرنا جائز ہے۔

[263]: ایصالِ ثواب کسی کافر کو کرنا جائز نہیں۔

[264]: ایصالِ ثواب کا کوئی وقت یا جگہ شرعاً متعین نہیں۔

[265]: ایصالِ ثواب کسی بھی دن اور کسی بھی وقت کر سکتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

قیامت کی علامات

[266]: قیامت سے پہلے قیامت کی کچھ نشانیاں ہیں۔ جن میں کچھ نشانیاں ظاہر ہو چکی ہیں اور کچھ نشانیاں ظاہر ہونی ہے۔

[267]: قیامت کی کچھ نشانیوں کو "علاماتِ صغریٰ" یعنی چھوٹی نشانیاں کہتے ہیں۔

قیامت کی کچھ نشانیوں کو "علاماتِ کبریٰ" یعنی بڑی نشانیاں کہتے ہیں۔

[268]: قیامت کی علاماتِ صغریٰ سے مراد وہ علامات ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر حضرت مہدی علیہ الرضوان کی پیدائش سے پہلے تک ظاہر ہوں گی۔ ان میں سے کچھ یہ ہیں:

1. چرواہے اور کم درجے کے لوگ فخر و نمود کے طور پر اونچی اونچی عمارتیں بنائیں گے۔
2. ظلم و ستم عام ہو گا۔
3. معاشرے میں بے حیائی عام ہو جائے گی۔
4. شراب کو "نبیذ" یعنی مشروب سمجھ کر پیا جائے گا۔
5. سود کو "خرید و فروخت" کا نام دے کر کھایا جائے گا۔
6. رشوت کو "ہدیہ" کا نام دیا جائے گا۔
7. علم اٹھ جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی۔
8. سرکاری خزانوں کو حکومتی لوگ لوٹیں گے۔
9. زکوٰۃ کو ٹیکس سمجھا جائے گا۔
10. دین کو دنیا کے لیے استعمال کیا جائے گا۔
11. شوہر ناجائز کاموں میں بیوی کی بات مانے گا اور ماں کی نافرمانی کرے گا۔
12. آدمی ناجائز کاموں میں اپنے دوست کی بات مانے گا اور باپ کی بات نہیں مانے گا۔
13. ذلیل اور فاسق لوگ قوم کے سردار بن جائیں گے۔

14. گانا گانے والیوں کو عزت اور شہرت ملے گی۔

15. مساجد میں زور زور سے دنیا کی باتیں کی جائیں گی۔

16. شراب نوشی عام ہو گی۔

17. اس امت کے آخری لوگ پہلے نیک لوگوں پر لعنت کریں گے۔

18. مَردوں میں ریشم عام ہو جائے گا۔

19. جھوٹ کا رواج عام ہو جائے گا۔

20. فتنے عام ہو جائیں گے اور ایمان کی حفاظت مشکل ہو جائے گی۔

[269]: قیامت کی علاماتِ کبریٰ سے مراد وہ علامات ہیں جو حضرت مہدی علیہ الرضوان کی پیدائش سے لے کر پہلی بار صور پھونکے جانے تک ظاہر ہوں گی۔ جو یہ ہیں:

1: ظہورِ مہدی

ان کا نام محمد اور والد کا نام عبد اللہ ہو گا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے۔ مدینہ منورہ میں پیدا ہوں گے۔ مکہ مکرمہ میں ان کا ظہور ہو گا، بیت اللہ کے طواف کے دوران کچھ لوگ انہیں پہچان لیں گے اور ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ پہلے ان کی حکومت عرب میں ہو گی پھر ساری دنیا میں پھیل جائے گی۔ ان کے دور حکومت میں عدل و انصاف کا دور دورہ ہو گا۔

آپ کا عمل شریعت محمدیہ کے مطابق ہو گا۔ آپ کے زمانے میں دجال نکلے گا اور آپ ہی کے دور خلافت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے جامع مسجد دمشق کے مشرقی مینار پر فجر کی نماز کے قریب نازل ہوں گے اور آپ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائیں گے۔

حضرت مہدی علیہ الرضوان سات سال تک حکومت کریں گے؛ عیسائیوں سے جہاد کریں گے اور قسطنطینیہ فتح کریں گے۔ بیت المقدس میں آپ کا انتقال ہو گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کی نماز جنازہ پڑھائیں گے اور آپ بیت المقدس ہی میں دفن ہوں گے۔

2: خروجِ دجال

"دجال" ایک خاص کافر شخص کا نام ہے جو یہودی قوم سے ہو گا۔ ایک آنکھ سے کانا ہو گا اور دونوں آنکھوں کے درمیان "ک۔ف۔ر" لکھا ہوا ہو گا۔

دجال کا خروج اس زمانے میں ہو گا جب حضرت مہدی علیہ الرضوان نصاریٰ سے جہاد کرتے ہوئے قسطنطینیہ کو فتح فرما کر شام واپس آئیں گے اور شہر دمشق میں مقیم ہو کر مسلمانوں کے انتظامی معاملات میں مصروف ہوں گے۔ اس وقت دجال؛ شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا اور نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ پھر اصفہان آئے گا، وہاں ستر ہزار یہودی اس کے تابع ہو جائیں گے۔ اس کے بعد وہ خدائی کا دعوی کرے گا اور زمین میں فساد پھیلاتا پھرے گا۔

بندوں کے امتحان کے لیے اس کے ہاتھ سے مختلف قسم کے کرشمے اور شعبدے[48] ظاہر ہوں گے۔ یمن سے ہو کر مکہ مکرمہ کا رخ کرے گا مگر مکہ مکرمہ پر فرشتوں کا پہرہ ہو گا اس لیے دجال مدینہ منورہ کا ارادہ کرے گا۔ مدینہ منورہ کے دروازوں پر بھی فرشتوں کا پہرہ ہو گا اس لیے دجال مدینہ منورہ میں بھی داخل نہ ہو سکے گا بالآخر یہ ملک شام واپس آئے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کا تعاقب کریں گے۔ دجال آپ کو دیکھتے ہی ایسے پگھلے گا جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔ بالآخر یہ "بابِ لُدّ" پہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قتل ہو گا۔

3: نزولِ عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام صبح کے وقت دمشق کی جامع مسجد کے شرقی مینار پر دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوں گے، حضرت مہدی علیہ الرضوان دمشق کی جامع مسجد میں نماز فجر کے لیے تیاری میں ہوں گے۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان کی اقتداء میں نماز فجر ادا کریں گے اور نماز سے فراغت کے بعد حضرت مہدی علیہ الرضوان کی معیت میں دجال پر چڑھائی کریں گے۔

---

(48) کرتب، دھوکہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ ایک خاص تاثیر والا سانس عطا فرمائیں گے۔ یہ سانس بہت دور تک پہنچے گا اور اس کا اثر کفار پر ایسا ہو گا کہ وہ اس کے خوف اور اثر سے مر جائیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی دجال ایسے پگھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کا تعاقب کریں گے، "بابِ لُد" پر جا کر اس کو اپنے نیزے سے قتل کریں گے اور اس کا خون مسلمانوں کو دکھائیں گے۔ اس کے بعد لشکر اسلام دجال کے لشکر کا مقابلہ کرے گا، اس لشکر میں جو یہودی ہوں گے مسلمانوں کا لشکر ان کو خوب قتل کرے گا بالآخر زمین دجال اور یہود کے ناپاک وجود سے پاک ہو جائے گی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ساتھ سات سال تک رہیں گے اور حضرت مہدی علیہ الرضوان کے انتقال کے بعد 33 سال حکومت کریں گے، دنیا میں عدل وانصاف قائم کریں گے، یہودیت اور عیسائیت کا خاتمہ کر دیں گے، روضہ اقدس پر حاضر ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کریں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سلام کا جواب دیں گے، مدینہ منورہ میں انتقال فرمائیں گے اور روضہ اقدس میں تدفین ہو گی۔

4: یاجوج ماجوج

حضرت مہدی علیہ الرضوان کی وفات کے بعد مسلمانوں کی قیادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سپرد ہو گی اور زمانہ نہایت سکون اور راحت سے گزر رہا ہو گا کہ یکا یک وحی نازل ہو گی کہ اے عیسیٰ! تم میرے بندوں کو کوہ طور کے پاس لے جاؤ! میں اب ایک ایسی قوم کو نکالنے والا ہوں کہ جس کے ساتھ لڑنے کی کسی کو طاقت نہیں۔ وہ قوم یاجوج ماجوج کی قوم ہے جو یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔

بادشاہ اسکندر ذوالقرنین نے دو پہاڑوں کے درمیان ایک نہایت مستحکم (49) دیوار قائم کر کے ان کا راستہ

(49) مضبوط

بند کر دیا تھا۔ قیامت کے قریب وہ دیوار ٹوٹ جائے گی اور یہ غارت گر[50] قوم ٹڈی دَل[51] کی طرح ہر طرف سے نکل پڑے گی اور دنیا میں فساد پھیلائے گی۔ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں کو لے کر کوہِ طور کی طرف چلے جائیں گے اور بار گاہِ خداوندی میں یاجوج ماجوج کے خلاف طاعون سے ہلاکت کی بد دعا کریں گے جبکہ باقی لوگ اپنے اپنے طور پر قلعہ بند اور محفوظ مکانوں میں چھپ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو طاعون کی وبا سے ہلاک کریں گے۔ اس آسمانی آفت سے سب مر جائیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ لمبی گردن والے پرندے بھیجیں گے جو بعض کو تو کھا جائیں گے اور بعض کو اٹھا کر سمندر میں ڈال دیں گے۔ پھر بارش ہو گی جس کی وجہ سے ان مرداروں کی بدبو سے نجات ملے گی اور زندگی نہایت راحت اور آرام سے گزرے گی۔

5:سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

قیامت کے قائم ہونے سے پہلے ایک دن سورج مغرب سے نکلے گا اور یہ وہ وقت ہو گا جب توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا، اس وقت ایمان لانا مفید ثابت نہ ہو گا۔ اور پھر اس کے بعد معمول کے مطابق مشرق سے طلوع ہو گا اور مغرب میں غروب ہو گا۔

6:دابۃ الارض کا نکلنا

مکہ مکرمہ کی ''صفا'' پہاڑی سے ایک عجیب الخلقت جانور نکلے گا جو لوگوں سے کلام کرے گا اور قیامت کی خبر دے گا۔ مومنین کے چہروں پر ایک نورانی نشانی لگائے گا جس سے ان کے چہرے روشن ہو جائیں گے اور کافروں کی آنکھوں کے درمیان ایک مہر لگائے گا جس سے ان کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے۔

7:دھواں کا نکلنا

ایک خاص قسم کا دھواں ہو گا جو لوگوں پر چھا جائے گا۔ اس کا اثر مؤمنین پر یہ ہو گا کہ انہیں زکام سا محسوس ہو گا جبکہ کفار اس دھوئیں کا اثر یوں محسوس کریں گے کہ جیسے ان کے سروں کو آگ سے بھون دیا گیا ہو۔

---

(50) زبردستی تباہی مچانے والے

(51) ایک کیڑا جو جُھنڈ کی صورت میں جمع ہو کر فصل کا نقصان کرتا ہے

8: ٹھنڈی ہوا کا چلنا

قیامت کے قریب ایک ٹھنڈی ہوا چلے گی جس سے تمام اہل ایمان اور اہل خیر فوت ہو جائیں گے یہاں تک کہ اگر کوئی مؤمن کسی غار یا پہاڑ میں چھپا ہوا ہو گا تو وہاں بھی یہ ہوا پہنچے گی اور وہ شخص اس ہوا سے فوت ہو جائے گا۔ نیک لوگ سب فوت ہو جائیں گے تو نیکی اور بدی میں فرق کرنے والا بھی کوئی باقی نہ رہے گا۔

9: حبشہ کے کافروں کا بیت اللہ کو گرانا

حبشہ کے کافروں کا غلبہ ہو گا جن کے بڑے سردار کا نام "**جَھْجَاہ**" ہو گا زمین پر ان کی سلطنت ہو گی۔ ظلم و فساد عام ہو گا۔ بے شرمی اور بے حیائی کھلم کھلا ہو گی۔ جانوروں کی طرح لوگ سڑکوں پر زنا کریں گے۔ حبشی لوگ خانہ کعبہ کو شہید کر دیں گے۔

10: آگ کا نکلنا

یمن کے شہر عدن کے درمیان سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو گھیر کر ملک شام کی طرف ہانک کر لے لائے گی جہاں مرنے کے بعد حشر[52] ہو گا۔ یہ آگ ہر وقت لوگوں کے ساتھ رہے گی۔ جب صبح ہو گی اور آفتاب بلند ہو جائے گا تو یہ آگ لوگوں کو ہانک کر لے جائے گی۔ جب لوگ ملک شام میں پہنچ جائیں گے تو یہ آگ غائب ہو جائے گی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(52) یعنی تمام لوگ اس جگہ جمع ہوں گے

آخرت

[270]: آخرت کے دن حضرت اسرافیل علیہ السلام پہلی بار صور پھونکیں گے جس سے تمام جان دار فوت ہو جائیں گے۔

[271]: چالیس سال بعد حضرت اسرافیل علیہ السلام دوبارہ صور پھونکیں گے جس سے سب لوگ اٹھ کر میدانِ محشر میں جمع ہوں گے۔

[272]: آخرت کے دن سب سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو افاقہ ہو گا۔

[273]: اللہ تعالیٰ اس دنیا کو فنا کر دیں گے۔ اس کو "قیامتِ کبریٰ" کہتے ہیں۔

[274]: آخرت کے دن ہر ذی روح کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا۔

[275]: آخرت کے دن انسان اور جنات اپنے اپنے اعمال کا حساب دیں گے۔

[276]: آخرت کے دن حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا حساب نہیں ہو گا۔

[277]: آخرت کے دن اہل ایمان اور نیک لوگوں کو ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں جبکہ کفار اور فساق[53] کو ان کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

[278]: آخرت کے دن کچھ لوگ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بغیر حساب کتاب کے جنت میں جائیں گے۔

[279]: آخرت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ساری انسانیت کی سفارش فرمائیں گے جس کے بعد حساب کتاب شروع ہو گا۔ اسے "شفاعتِ کبریٰ" کہتے ہیں۔

[280]: شفاعتِ کبریٰ کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم متعدد سفارشیں فرمائیں گے۔

1: حساب کتاب میں سہولت کیے جانے کی شفاعت۔

2: بعض کے لیے بلا حساب کتاب جنت میں داخلے کی شفاعت۔

---

(53) نافرمان، گناہگار

3: بعض جنتیوں کے درجات کی بلندی کی شفاعت۔

4: جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے ان کے جنت میں داخلے کی شفاعت۔

5: جن کے متعلق جہنم کا فیصلہ ہو چکا ہو گا (لیکن ابھی تک جہنم میں داخل نہ ہوئے ہوں گے) ان کے لیے جنت میں داخلہ کی شفاعت۔

6: جو عذاب کے مستحق ہو چکے ان کے عذاب میں تخفیف کی شفاعت۔

7: جہنم میں داخل ہو جانے والے گناہ گاروں کے لیے جہنم سے نکلنے اور جنت میں داخلے کی شفاعت۔

[281]: آخرت کے دن انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی امت کے حق میں بخشش اور درجات کی بلندی کی شفاعت فرمائیں گے۔

[282]: آخرت کے دن علماء اپنے متبعین کی شفاعت کریں گے۔

[283]: آخرت کے دن ایک شہید ستر لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

[284]: آخرت کے دن باعمل حافظ قرآن دس لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

[285]: آخرت کے دن حاجی اپنے قبیلہ کے چار سو لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

[286]: آخرت کے دن قرآن کریم؛ تلاوت کرنے والے مسلمان کی شفاعت کرے گا۔

[287]: آخرت کے دن روزہ؛ روزہ داروں کی شفاعت کرے گا۔

[288]: آخرت کے دن مسلمانوں کے وہ بچے جو بچپن میں فوت ہو گئے وہ اپنے والدین کی شفاعت کریں گے۔

[289]: آخرت کے دن ترازو قائم کیے جائیں گے جس کے ذریعے اعمال تولے جائیں گے۔

[290]: آخرت کے دن موت کو ایک دنبے کی شکل میں لا کر ذبح کر دیا جائے گا، اس کے بعد کسی کو موت نہیں آئے گی۔

[291]: آخرت کا ایک دن بعض لوگوں کے لیے پچاس ہزار سال، بعض کے لیے ایک ہزار سال اور بعض کے لیے بالکل مختصر ہو گا۔

[292]: آخرت کے دن جہنم کی پشت پر پل صراط بچھایا جائے گا۔

[293]: پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہو گا۔ اس سے گزرتے ہوئے پندرہ سو سال لگیں گے۔

[294]: پل صراط سے ہر شخص کو گزرنا ہو گا۔

[295]: ہر شخص اپنے اعمال کے مطابق پل صراط سے گزرے گا۔ کوئی بجلی کی طرح، کوئی تیز رفتار گھوڑے کی طرح اور کوئی گھسٹ کر گزر جائے گا۔

[296]: جنتی؛ پل صراط سے گزر کر جنت میں چلے جائیں گے۔

[297]: جہنمی؛ پل صراط سے نہیں گزر سکیں گے بلکہ جہنم میں گر جائیں گے۔

حوضِ کوثر

[298]: حوضِ کوثر اور نہرِ کوثر برحق ہیں۔

[299]: حوضِ کوثر میدانِ محشر میں موجود اس حوض کا نام ہے جس میں جنت کی ایک نہر "کوثر" سے دو پرنالے گریں گے۔

[300]: حوضِ کوثر کی لمبائی تقریباً آدھے مہینہ کی مسافت کے برابر ہو گی۔

[301]: حوضِ کوثر کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہو گا۔

[302]: حوضِ کوثر پر پانی پینے کے برتنوں کی تعداد ستاروں کی تعداد سے بھی زیادہ ہو گی۔

[303]: حوضِ کوثر سے جو مسلمان پانی پی لے گا اسے جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔

[304]: حوضِ کوثر سے کافر اور بدعتی آدمی پانی نہیں پی سکے گا۔

جنت و جہنم

[305]: جنت اور جہنم کا وجود برحق ہے۔

[306]: جنت اور جہنم دونوں پیدا کی جا چکی ہیں۔

[307]: جنت ساتویں آسمان بلکہ علیین سے بھی اوپر ہے۔

[308]: جنت اہل ایمان کے لیے انعام اور عیش کی جگہ ہے۔

[309]: جنت میں ایک بار داخل ہونے والا اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

[310]: جنت میں بڑھاپا، بیماری، غم، مشقت اور موت نہیں ہو گی۔

[311]: جنت میں اہلِ جنت کی ہر خواہش کو پورا کیا جائے گا۔

[312]: جنت میں ہر قسم کے میوے اور پھلوں کے باغات ہوں گے۔

[313]: جنت میں پانی، پاکیزہ شراب، دودھ اور شہد کی نہریں ہوں گی۔

[314]: جنت میں پاکیزہ حوریں ملیں گی اور سب سے مشہور حور کا نام "حور عین" ہو گا۔

[315]: جنت میں تمام حوروں کی سردار دنیا والی بیوی ہو گی۔

[316]: جنت میں جانے والی مسلمان عورت کا مقام حوروں سے زیادہ ہو گا۔

[317]: جنت میں جانے والی مسلمان عورت اپنے دنیا والے خاوند کے ساتھ رہے گی۔

[318]: جنت میں جانے والی اس مسلمان عورت کا نکاح کسی مرد سے کر دیا جائے گا جو بغیر نکاح کے فوت ہو گئی ہو، یا وہ مطلقہ ہونے کی حالت میں فوت ہوئی ہو۔

[319]: جنت میں کوئی کافر ایک لمحہ کے لیے بھی نہیں جائے گا۔

[320]: جنت اور جہنم ہمیشہ رہیں گی اور کبھی فنا نہیں ہوں گی۔

[321]: جنت میں جانے والے سب سے آخری جنتی کو دنیا سے دس گنا بڑی جنت ملے گی۔

[322]: جنت میں اہلِ جنت کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہو گا۔

[323]: جنت اور جہنم کے درمیان ایک جگہ کا نام "اعراف" ہے یہاں وہ لوگ رہیں گے جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے۔ یہ لوگ اہل جنت کو جنت کی نعمتوں میں دیکھ کر جنت کے حصول کی دعا کریں گے اور اہل جہنم کو عذاب میں مبتلا دیکھ کر جہنم کے عذاب سے پناہ مانگیں گے۔ ایک وقت آئے گا جب اللہ تعالیٰ ان کو بھی جنت میں داخل فرمادیں گے۔

[324]: جہنم ساتویں زمین بلکہ سجین سے بھی نیچے ہے۔

[325]: جہنم کفار کے لیے عذاب کی جگہ اور نافرمان مسلمانوں کو ان کے گناہوں کی سزا دے کر پاک کرنے کی جگہ ہے۔

[326]: جہنم کفار اور منافقین کے لیے دائمی[54] عذاب کی جگہ ہے۔

[327]: جو گناہ گار مسلمان جہنم میں جائیں گے وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر بالآخر جنت میں چلے جائیں گے۔

[328]: جہنم میں جہنمی موت کی تمنا کریں گے مگر موت نہیں آئے گی۔

[329]: جہنم میں جہنمیوں کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا۔

[330]: جہنم میں جہنمیوں کے سروں پر کھولتا ہوا گرم پانی ڈالا جائے گا۔

[331]: جہنم میں جہنمیوں کو کھانے کے لیے کانٹے دار، بدبودار درخت اور پینے کے لیے گرم پیپ دی جائے گی۔

[332]: جہنم میں جہنمیوں کو ڈسنے کے لیے اونٹوں کی طرح بڑے بڑے زہریلے سانپ ہوں گے۔

[333]: جہنم میں جہنمیوں کو ڈسنے کے لیے بڑے بڑے بچھو ہوں گے۔

ایمان و کفر

[334]: ایمان؛ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تمام چیزوں کو صدقِ دل سے ماننے کا نام ہے۔

[335]: ایمان کی مقدار میں کمی بیشی نہیں ہوتی البتہ ایمان کی کیفیت اور حالت میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔

---

(54) ہمیشہ

[336]: کفر؛ضروریات دین[55] میں سے کسی ایک کے انکار کرنے کا نام ہے۔

[337]: اہلِ قبلہ؛ اسے کہتے ہیں جو تمام ضروریاتِ دین کو مانتے ہوں۔

[338]: اہل قبلہ میں سے کسی کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر کہنا درست نہیں۔

گناہ

[339]: گناہ؛ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کو کہتے ہیں۔

[340]: گناہ کی دو قسمیں ہیں:

1: گناہ کبیرہ۔ 2: گناہ صغیرہ۔

[341]: گناہ کبیرہ اُس گناہ کو کہتے ہیں:

(۱) جس کے کرنے والے پر قرآن و سنت میں وعید[56] کی گئی ہو جیسے یتیم کا مال کھانا۔

(۲) جس پر حد[57] مقرر کی گئی ہو جیسے چوری کرنا، زنا کرنا، شراب پینا، تہمت لگانا وغیرہ۔

(۳) جس کے مرتکب[58] پر لعنت کی گئی ہو جیسے کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے جھوٹ بولنا۔

(۴) جس گناہ میں فساد کسی ایسے گناہ کے فساد کے برابر یا زیادہ ہو جس پر وعید یا حد یا لعنت آئی ہو جیسے شراب کے علاوہ دوسری نشہ آور چیزیں استعمال کرنا۔

(۵) جو کام اس انداز سے کیا جائے کہ دیکھنے والا یہ سمجھے کہ اس شخص کے دل میں دین کی کوئی عظمت نہیں ہے جیسے قرآن کریم کو جوتا رکھنے کی جگہ پر رکھ دینا۔

---

(55) اسلام کی وہ بنیادی چیزیں جنہیں ماننا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے جیسے توحید، نبوت اور آخرت وغیرہ

(56) سزا کی دھمکی

(57) وہ سزا جو شریعت کی طرف سے مقرر ہو

(58) گناہ کرنے والا

[342]: گناہ صغیرہ اس گناہ کو کہتے ہیں:

جس گناہ پر ایسی وعید نہ ہو جو کبیرہ گناہ پر آئی ہے۔

مثلاً وہ جھوٹ بولنا جس میں کسی کو کوئی نقصان نہ پہنچے، کسی فاسق کے پاس بلاضرورت اٹھنا بیٹھنا۔

[343]: گناہ سے ایمان ختم نہیں ہوتا ہاں البتہ ایمان کی نورانیت، لذت و حلاوت کم ہو جاتی ہے۔

[344]: گناہوں میں سے جس گناہ کا گناہ ہونا دلیلِ قطعی [59] سے ثابت ہو اس کو حلال سمجھنے والا مسلمان نہیں رہتا۔

اجتہاد و تقلید

[345]: قرآن و حدیث کے ماہر، اصولِ شریعت سے واقف، صحیح العقیدہ اور متبع سنت مجتہد کا خوب محنت کر کے خدا داد صلاحیت [60] سے مسئلہ نکالنا "اجتہاد" کہلاتا ہے۔

[346]: عام آدمی کا؛ قرآن و حدیث کے ماہر، اصولِ شریعت سے واقف، صحیح العقیدہ اور متبع سنت مجتہد کے مدوَّن شدہ [61] مسائل کو اچھا گمان کرتے ہوئے دلیل پوچھے بغیر ماننا "تقلید" کہلاتا ہے۔

[347]: شریعت پر عمل کرنے کے دو طریقے ہیں:

1: دلیل سے مسئلہ جاننا۔ 2: دلیل سے مسئلہ جاننے والے پر اعتماد کر کے بغیر دلیل مانگے ماننا۔

[348]: جو مسلمان خود قرآن و سنت میں غور و فکر کر کے نئے پیش آنے والے مسائل کو حل نہ کر سکتا ہو، اس کے

(59) یقینی دلیل

(60) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی قابلیت

(61) لکھے ہوئے

لیے کسی ایسے مجتہد وفقیہ کی تقلید واجب ہے جس کے اصول (62) اور فروع (63) مدوَّن (64) ہوں۔

[349]: جن مجتہدین کے اصول و فروع مدوَّن ہیں وہ چار ہیں:

1. امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ ت 150ھ
2. امام مالک بن انس رحمہ اللہ ت 179ھ
3. امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ ت 204ھ
4. امام احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ ت 241ھ

[350]: مجتہدین اور فقہاء کا فروعی مسائل میں اختلاف برحق ہے۔

[351]: مجتہدین کا اختلاف ہر مجتہد کے لیے اجر کا ذریعہ ہے۔

[352]: درست اجتہاد پر دو اجر ہیں اور خطا کی صورت میں ایک اجر ہے۔

اقرار وانکار

[353]: مسلمان ہونے کے لیے ضروریاتِ دین کا اقرار کرنا ضروری ہے۔

[354]: مسلمان ہونے کے لیے غلط عقائد کا انکار کرنا ضروری ہے۔

[355]: ایمان اور اعمال کو محفوظ رکھنے کے لیے حق کو اپنانے کی اور باطل سے بچنے کی محنت اور دعا کرنا ضروری ہے۔

دعا اور وسیلہ

[356]: دعا ایک اہم عبادت ہے۔

---

(62) قواعد وضوابط

(63) مسائل

(64) ترتیب سے لکھے ہوئے

[357]: دعا صرف اللہ تعالیٰ سے ہی مانگنی چاہیے۔

[358]: دعا عاجزی، اخلاص اور یقین سے مانگنی چاہیے۔

[359]: دعا کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور درود شریف سے کرنی چاہیے۔

[360]: دعا خود کرنا اور اللہ کے کسی نیک بندے سے کرانا جائز ہے۔

[361]: دعا میں اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حُسنٰی کا وسیلہ دینا جائز ہے۔

[362]: دعا میں اپنے نیک اعمال کا وسیلہ دینا جائز ہے۔

[363]: دعا میں انبیاء کرام علیہم السلام کی ذات کا وسیلہ دینا جائز ہے۔

[364]: دعا میں اولیاء اللہ کی ذات کا وسیلہ دینا جائز ہے۔

[365]: انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام کی دنیوی زندگی میں اور ان کی وفات کے بعد ان کی ذات کا وسیلہ دینا جائز ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَارْزُقْنَا اجْتِنَابَہٗ.

اے اللہ کریم! ہمیں حق کا حق ہونا دکھا دیجیے اور اتباع حق کو ہمارا وظیفہ بنا دیجیے، ہمیں باطل کا باطل ہونا دکھا دیجیے اور باطل سے بچنا ہمارا وظیفہ بنا دیجیے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلامی عقائد پڑھنے، سمجھنے اور اپنانے کی توفیق عطا فرمائیں۔

آمین بجاہ النبی الکریم وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وأزواجہ أجمعین.

محتاجِ دعا

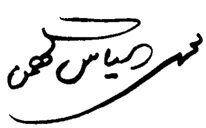

سرپرست مرکز اھل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

اِتوار؛12-ربیع الاول1447ھ،7-ستمبر2025ء

تعارف مؤلف

نام: محمد الیاس گھمن

ولادت: 12-04-1969

مقام ولادت: 87 جنوبی، سرگودھا

تعلیم: حفظ القرآن الکریم: جامع مسجد بوھڑ والی، گکھڑ منڈی، گوجرانوالہ

ترجمہ وتفسیر القرآن: امام اھل السنۃ والجماعۃ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ

درس نظامی: (آغاز) جامعہ بنوریہ کراچی، (اختتام) جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

تدریس: (سابقاً) معہد الشیخ زکریا، چپاٹا، زمبیا، افریقہ (حالاً) مرکز اھل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

مناصب: سرپرست: مرکز اھل السنۃ والجماعۃ وخانقاہ حنفیہ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا پاکستان

بانی وامیر: عالمی اتحاد اھل السنۃ والجماعۃ

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروسز

بیعت وخلافت: الشیخ حکیم محمد اختر رحمہ اللہ (کراچی) الشیخ عبد الحفیظ مکی رحمہ اللہ (مکہ مکرمہ) الشیخ عزیز الرحمٰن رحمہ اللہ (اسلام آباد)

الشیخ سید محمد امین شاہ رحمۃ اللہ علیہ (خانیوال) الشیخ قاضی محمد مہربان رحمۃ اللہ علیہ (ڈیرہ اسماعیل خان)

الشیخ ذوالفقار احمد نقشبندی حفظہ اللہ (جھنگ) الشیخ محمد یونس پالنپوری حفظہ اللہ (گجرات ہندوستان)

چند تصانیف: دروس القرآن خلاصۃ القرآن کتاب الحدیث دروس الحدیث کتاب السیرۃ

کتاب العقائد کتاب الفقہ کتاب الاخلاق شرح الفقہ الاکبر کتاب المنطق

تبلیغی اسفار: خلیجی ممالک ملائیشیا جنوبی افریقہ سنگاپور ہانگ کانگ ترکیہ وغیرہ (23 ممالک)

دارالایمان